خبر خاصی مشہور ہو جاتی ہے۔ جہاں خبریں تواتر کی حد تک مشہور ہو جاتی ہیں وہاں روایتی شہادتوں کی ضرورت صرف سرکاری کاغذات کی خانہ پری کی حد تک باقی رہتی ہے یا صرف دستور کی آئینی خانہ پری کے لیے لیکن اس کے باوجود شہادت کی ضرورت رہتی ہے جیسے گو رمل کا وہ محرک اب نہیں رہا تاہم ہمیں اسے جاری رکھنا ہے، اسی طرح شہادت کا یہ سلسلہ بھی ہمیں جاری رکھنا ہے گو روحِ شہادت کا اتمام ہو گیا ہے۔

اگر نکاح پڑھانے سے آپ کی یہ مراد ہے کہ: دولہا کو کلمے پڑھائے جائیں، توبہ کرائی جائے وغیرہ تو یہ باتیں ویسے ہی غیر ضروری اور غیر شرعی ہیں ــــ نہ ہی ہوں تو بہتر ہے، چہ جائیکہ اس کے ہونے کے لیے کوئی محمل تجویز کیا جائے۔

ہاں نکاح پڑھانے سے اگر وہ خطبہ مسنونہ مراد ہے جو فریقین کے ازدواجی دور کی برکت یا ان کی فہمائش کے لیے دیا جاتا ہے تو یہ کوئی کرلے، کوئی خاتون کرلے یا مرد، دونوں جائز ہیں۔ کیونکہ یہ ایک دعا ہے یا نصیحت، سو وہ کوئی انجام دے ڈالے۔

۳۔ حدیث نور

جناب سیف الرحمان صاحب ضلع ساہیوال سے لکھتے ہیں کہ:

حدیث یا احمد کنت خلقت ادم بیدی فقد خلقته من طین وخلقتك من نور وجهی کا ذکر کیا جاتا ہے، یہ حدیث کہاں ہے اور کیسی ہے؟ (مختصراً)

الجواب

اس قسم کی روایات، حدیث کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں، چوتھا طبقہ وہ ہے جس میں صحیح کے ساتھ ضعیف اور موضوع روایات کا انبار لگا ہوا ہے اور یہ زبان زد عام ہیں مگر ان کی اسانید عموماً لاپتہ ہیں بلکہ بعض کا تو یہ حال ہے کہ کچھ پتہ نہیں کہ وہ کس کتاب میں ہیں اور ان کے راوی کون کون ہیں۔

نور کے سلسلے کی جتنی روایات ہیں، منقطوع الاسانید منقول ہو رہی ہیں، اس لیے جو صاحب پیش کریں ان سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ ان کی سند بھی پیش کریں تاکہ راویوں کو دیکھ لیا جائے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی نے نور والی روایت کی تردید کی ہے ملاحظہ ہو (الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة ص۴۲)

سب سے زیادہ مشہور ان کی روایت اول ما خلق اللہ نوری ہے۔ اس کے متعلق علامہ سید سلیمان ندوی سیرۃ النبی میں لکھتے ہیں اول ما خلق اللہ نوری کی روایت عام طور سے زبانوں میں جاری ہے مگر اس روایت کا پتہ احادیث کے دفتر میں مجھے نہیں ملا (صفحہ ۷۳۲ج۳) ہمارے نزدیک یہ سب روایات بے اصل ہیں اور عیسائیوں کے مقابلے میں تراشی گئی ہیں۔ مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ابن اللہ" کہنے سے تو رہے، اس لیے انھوں نے اپنی خوش فہمی کی تسکین کے لیے نورمن نور اللہ کے نعرے ایجاد کر ڈالے ہیں اور پھر ان روایات کے سہارے جن کا کہیں بھی اتہ پتہ نہیں ملتا۔ اگر ان کے پاس ان روایات کی صحت کے بارے میں کوئی ٹھوس ثبوت ہے تو مع سند اور حوالہ کتاب پیش کریں تاکہ ان کا حاصل معلوم ہو۔

اس کے علاوہ اخبار احاد (غیر متواتر حدیثیں) اعتقادی امور میں متقدمین کے نزدیک حجت نہیں ہوتیں، خواہ وہ کس قدر صحیح ہوں۔ امام تفتازانی لکھتے ہیں۔

ان خبر الواحد علی تقدیر اشتماله علی جمیع الشرائط المذکورۃ فی اصول الفقه لایفید الا الظن ولا عبرۃ بالظن فی باب الاعتقادات خصوصاً اذا اشتمل علی اختلاف الروایات وکان القول بموجبه مما یفض الی مخالفة ظاهر الکتاب (شرح عقائد)

یہ اس خبر واحد کی بات ہے جو صحیح ہو، لیکن ہمارے دوستوں کے ہاں جن روایات کا چرچا ہے ان کی سند تک نہیں ملتی۔ ایسی روایت سے ایسا اعتقادی مسئلہ ثابت کرنا جو کفر و ایمان کا مدار بنے، کہاں کا انصاف ہے۔ پھر علامہ تفتازانی کا یہ بھی فیصلہ ہے کہ اگر وہ روایت قرآن کے مخالف ہو تو وہ بالکل ہی بیکار ہے۔

وکان القول بموجبه مما یفض الی مخالفة ظاهر الکتاب (شرح عقائد نسفی)

قرآن میں ہے: انما انا بشر مثلکم (کہف)

حیرت ہے کہ روایات وہ پیش کریں، تلاش ہم کر کے دیں یہ انصاف نہیں ہے۔ ان سے مطالبہ کریں کہ سند بھی دیں اور کتاب کا حوالہ بھی۔ خاص کر یہ روایات ان کتابوں سے تعلق رکھتی ہیں جو عموماً دستیاب نہیں ہوتیں۔ نہ قابلِ ذکر محدثین ان کی کوئی نشاندہی کرتے ہیں۔ بس مدارج النبوۃ دہلوی، دیلمی، حکیم ترمذی، عبدالرزاق، مواہب لدنیہ جیسی غیر ذمہ دار کتابوں کے یہ روحانی مشغلے ہیں، علمی سرمایہ نہیں ہیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ سب روایات بیکار ہیں۔ ان روایات کا صحاح ستہ، مؤطا مالک، مؤطا امام محمد۔ مسند ابی حنیفہ، مسند شافعی، مسند احمد، مسند ابی داؤد،

طیالسی، ابن الجارود، طحاوی، ابوعوانہ طبرانی، مجمع الزوائد، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ جیسی شہرہ آفاق کتابوں میں سے کسی بھی کتاب میں ان کا سراغ نہیں ملتا۔ اب کوئی کیسے بتائے کہ یہ کیسی روایت ہے۔

نور کا عقیدہ رکھنے والے دراصل محمد عربی فداہ ابی وامی صلعم کی بعثت اور نبوت کی تکذیب کے سامان کر رہے ہیں، کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ ہم نے اس کو اپنی ہم جنس انسان کی طرف بھیجا ہے جب وہ ابنائے جنس نہ رہے تو وہ نشانی نہ رہی کہ ہم ان کی تصدیق یا ان کو تسلیم کریں۔

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ: حضور اللہ کے نور سے اور باقی مخلوق نبی کے نور سے بنی ہے۔ اگر اللہ کے نور سے پیدا ہو کر نبی نور بنے ہیں تو جو نبی کے نور سے بنے ہیں وہ کیوں نہ نور ہوں۔ گویا کہ ہم سب نوری، کیا ہی کہنے؟ اس کے علاوہ اللہ کے نور سے بننے کے معنی ہوئے کہ وہ خدا کا ٹکڑا ہے اور خدا کے حصے بخرے ہو سکتے ہیں۔ رسول کی فضیلت ثابت کرتے کرتے خدا کا بیڑا غرق کر ڈالا ہے۔ انا للہ۔ بہرحال ان مسائل میں وقت ضائع کرنے کے بجائے اب خلقِ خدا کو اس نظامِ حیات کی طرف توجہ دلائیں جو دینِ حق چاہتا ہے۔ ان مسائل سے مدت ہوئی علماء فارغ ہو چکے ہیں۔ اب ان کا پیچھا چھوڑ دیں۔ کتاب و سنت کی تعلیم عام کریں۔ یہ خوش فہمیاں خود بخود کافور ہو جائیں گی۔

تجدیدِ میثاق

ہم عہد کرتے ہیں کہ آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق بسر کریں گے اور اس کی نافرمانی سے بچیں گے۔ نیز ہم پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ جلد از جلد نافذ کرانے کی پوری جدوجہد کریں گے تاکہ نجی اور سرکاری دونوں شعبوں میں ہماری زندگیاں کتاب و سنت کے مطابق بسر ہوں۔

مطالبہ: اسی تجدیدِ عہد کے تحت ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب جنرل ضیاء الحق صاحب سے بھی مطالبہ کریں کہ وہ بلا تاخیر پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا اعلان کریں کیونکہ اس عہد کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ ملک و ملت کے وابستگان کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں یکسانیت ہو بلکہ فرد کی جدوجہد میں معاشرتی اداروں کا جہاد بھی شامل ہو۔ ہم اس سلسلہ میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر، حکومت پاکستان اور اسلامی نظریاتی کونسل کو اپنی مکمل اعانت کی پیشکش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حکومت پاکستان کو اپنے اولین فریضہ سے جلد عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائیں ۔۔۔ آمین۔

مجلس التحقیق الاسلامی۔ لاہور / انجمن خدام الاسلام۔ لاہور